وَمِنۡهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ٥ کے معنی اور مفہوم

قرآنِ مجید کی سورۃ النحل کی آیت ۱۰ میں بتایا:

هُوَ ٱلَّذِیٓ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءًۖ لَّكُم مِّنۡهُ شَرَابٌ

''اسی نے آسمان سے پانی اتارا، جس میں تمہارے پینے کیلئے ہے''

وَمِنۡهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ٥

''اور اس پانی میں سے درختوں کیلئے ہے جس کی جستجو کرتے ہیں''

اردو انگریزی میں مروجہ ترجمہ یہ ہے:

[مولانا محمد جوناگڑھی۔ قرآنِ کریم شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس۔ سعودی عرب]

''وہی تمہارے فائدے کیلئے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں میں تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو''

[مولانا احمد رضا خان بریلوی۔ کنز الایمان فی ترجمة القرآن]

''وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو'' [اپنے جانوروں کو]

[مولانا محمد علی۔ بیان القرآن]

''وہی ہے جو تمہارے لئے بادل سے پانی اتارتا ہے اس سے پینے کے کام آتا ہے اور اس سے درخت (پرورش پاتے) ہیں جن میں تم چراتے ہو''

[جناب غلام احمد پرویز۔ مفہوم القرآن، طلوع اسلام ٹرسٹ] ''خدا وہ ہے جو بادلوں سے مینہ برساتا ہے جس میں سے کچھ تو تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور کچھ زمین کو سیراب کرتا ہے جس سے جنگل پیدا ہوتے ہیں جس میں تم اپنے مویشی چراتے ہو''

Yusuf Ali: It is He Who sends down rain from the sky: from it ye drink **and out of it (grows) the vegetation on which ye feed your cattle**.

Pikthal: He it is Who sendeth down water from the sky, whence ye have drink, and **whence are trees on which ye send your beasts to pasture**

F. Malik: It is He Who sends down water from the sky, which provides drinking water for you **and brings forth fodder to pasture your cattle**.

[Reference Computer CD "Alim" ISI Software Corp. U.S.A]

ماضی میں تُسِيمُونَ کی تفسیر ''ترعون دوابکم'' یعنی جانوروں کو چرانا کی گئی ہے، دوسروں نے ''اونٹوں کو چرانا'' یا ''الانعام، مویشیوں کو چرانا'' کی تھی۔ پہلی بات یہ ہے کہ آیت مبارکہ میں دوابکم یا ''مویشیوں'' کا ذکر نہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ درختوں میں مویشیوں کو چرانے کیلئے نہیں لے جایا جاتا۔ مویشیوں کو زمین کے ان قطعات میں چرانے کیلئے لے جایا جاتا ہے جہاں گھاس اور پودے بکثرت ہوں۔ النازعات کی آیت ۳۱ میں بتایا أَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعَىٰهَا ﴿٣١﴾ ''اس (زمین) میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا''۔ سورۃ الاعلیٰ کی آیت ۴ میں بھی کہا وَٱلَّذِىٓ أَخْرَجَ ٱلْمَرْعَىٰ ﴿٤﴾ ''اور جس نے چارہ (pasture) نکالا''۔ اللہ تعالیٰ نے مویشیوں کیلئے کیا بنایا ہے؟

وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ

''اور آسمان سے پانی اتارا۔ پھر اس کے ذریعے ہم نے انواع واقسام (متفرق) کی نباتات پیدا کیں۔

كُلُوا۟ وَٱرْعَوْا۟ أَنْعَٰمَكُمْ

کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ۔ (حوالہ سورۃ طہٰ۔۵۳ آخر)

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلنُّهَىٰ

بیشک اس میں صاحبان عقل وبصیرت کیلئے کئی نشانیاں ہیں'' (سورۃ طہٰ۔۵۴)

وَفَٰكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَٰعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَٰمِكُمْ ﴿٣٢﴾

''اور میوے اور گھاس۔ سامان تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کیلئے'' (عبس۔۳۱۔۳۲)

یوں واضح ہے کہ مویشیوں کو چرانے کے حوالے سے شجر، درخت بیان نہیں ہوتے۔ اور سورۃ النحل کی آیت ۱۰ میں لفظ تُسِيمُونَ کا مادہ ''س وم'' ہے اور اس کے معنی کسی چیز کی تلاش وجستجو میں جانا ہیں۔ علم نباتات (Botony) کے ماہرین، محقق (راسخ العلم) جانتے ہیں کہ اگر زمین کی اوپر کی سطح پر پانی دستیاب نہ ہو تو پانی کی تلاش وجستجو میں درخت کی جڑیں (Roots) زمین کی گہرائی اور اطراف میں پھیلتی ہیں۔ اور آیت مبارکہ میں ذکر درخت اور پانی کا ہے، مویشیوں کا نہیں کہ تُسِيمُونَ کا تعلق مویشیوں کے چرانے سے تصور کیا جائے۔